قرآنِ حکیم اور علم الحیوانات

ازجناب مولوی عبدالقیوم صاحب ندوی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کراچی

ایک زمانہ تھا کہ انسان کی دولت کا بڑا سرمایہ حیوانات تھے۔ ان کا دودھ گوشت ان کی کھال، ہڈی، ان کے اُون اور رُوئیں اور بال اب بھی ہماری ضروریات میں کام آتے ہیں۔ اور بڑی قیمت رکھتے ہیں اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ انسانی ضروریات کی تکمیل میں انسانوں کے بعد انھیں حیوانوں کا ہاتھ ہے، اسلئے انسانیت کے ایسے پُرانے رفیق کے حالات اور خصائص کو جاننا انسانوں کے علوم میں سے ایک پرانا علم ہے۔

علم الحیوان کی اہمیت۔ یہ علم دیہاتیوں کے بہت سے مفید تجربی علوم کی طرح مدتوں زبانی اور نسلاً بعد نسلٍ سینوں میں منتقل ہوتا رہا۔ آخر ایک زمانہ کے بعد اس نے باقاعدہ علم کی صورت پائی اور کتابوں کی قید تحریر میں آیا۔ اس وقت ہمارے سامنے اس قسم کا سب سے پرانا ذخیرہ ارسطو کی کتاب الحیوان ہے جو آج سے ۲۲۷۴ سال پہلے لکھی گئی۔ جس میں تفصیلی حیثیت سے اس نے حیوانات کے متعلق اپنی ذاتی تحقیقات اور مشاہدات کو بیان کیا۔ حیوانات کے ماہرین نے اس کتاب کے مضامین کی خوشہ چینی کی، چنانچہ جاحظ المتوفی ۲۵۵ھ بھی جو علم و ادب و محاضرات کا بہترین عالم ہے۔ اپنی مشہور کتاب "کتاب الحیوان" میں جابجا اس سے استشہاد کرتا ہے اور متعدد مقامات پر اس کا حوالہ دیتا ہے۔

قدماء میں ارسطو کے علاوہ بعض اور لوگوں نے بھی اس علم کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور بعض حیوانات کی دلچسپ زندگی کے متعلق بہت سی گرانقدر معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ چنانچہ روم کے مشہور و معروف شاعر ورجل نے اپنے دیوان میں بعض جانوروں کا تذکرہ کیا ہے اور خصوصیت کے

ساتھ شہد کی مکھی کی بڑی تعریف لکھی ہے۔

کتاب تمدن عرب جلد اول میں بھی بعض قدیم فرانسیسی مصنفوں کے نام ملتے ہیں جنھوں نے اپنی تصنیفات میں حیوانات پر بحث کی ہے اور اس سلسلہ میں مفید معلومات پیش کی ہیں، وید ہندوؤں کی الہامی کتاب ہے۔ اس میں بھی اس علم کی معلومات ملتی ہیں۔ روم۔ مصر اور ایران کی قدیم تاریخوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو بھی زمانۂ سابقہ میں علم الحیوانات (Zoology.) سے دلچسپی رہی ہے۔

عرب اور علم حیوانات

ابتدا میں عربوں کا علم حیوانات و نباتات محض ارسطو کی تصنیفات کی شروح تک محدود تھا۔ لیکن اس کے بعد ہی انھوں نے کتابوں کو چھوڑ کر مشاہدات شروع کر دیئے۔ ان کی بہت سی کتابیں حیوانات، نباتات وغیرہ پر موجود ہیں۔ اس علم کا ایک بہت بڑا مشہور عالم قزوینی ہے جس نے ۲۸۳ھ میں وفات پائی۔ اس کی تصانیف میں اس قسم کے بیانات ملتے ہیں جیسے یونان کی کتابوں میں ہیں۔

مسلمانوں نے بھی اپنے عروج کے زمانہ میں اس موضوع پر مختلف جامع اور مفید کتابیں لکھیں چنانچہ ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ بصری المتوفی ۲۵۵ھ اور امام دمیری کی کتابیں، جن کا نام کتاب الحیوان ہے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اسلامی علوم و فنون کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کی بنیاد قرآن پاک کے اجمالی اشارات یا تصریحات پر رکھی گئی ہے۔ یہی حال علم الحیوان کا ہے۔ قرآن پاک نے حیوانات کی پیدائشی خصوصیات اور آثار و منافع کا ذکر کر کے ان کے خالق کی قدرتِ کاملہ اور انسان پر اس کی رحمت کا دلکش نقشہ جا بجا کھینچا ہے۔ اور علمائے اسلام نے بھی اس پہلو سے ان حیوانات کے عجائبات اور آثارِ قدرت کا ذکر کیا ہے چنانچہ جاحظ نے تیسری صدی ہجری میں الدلائل والاعتبار کے نام سے جو دلپذیر کتاب لکھی ہے۔ اس میں بہت سے حیوانات کا اسی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔ جاحظ کے بعد امام ابو حامد غزالی المتوفی ۵۰۵ھ نے کتاب الحکمۃ فی مخلوقات اللہ تعالیٰ میں اسی مضمون کو اور زیادہ پھیلا کر لکھا ہے۔ اسکے بعد ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ابن قیم

الجوزی دمشقی المتوفی ۱۶۵۲ء نے اپنی مشہور اور ضخیم کتاب مفتاح السعادۃ میں حیوانات کے باب میں علم الحیوانات کے متعلق اس قسم کی بہت سی نادر معلومات کا تذکرہ کر کے حقائق و معارف کے بہت سے نایاب گوہر کاغذ پر بکھیرے ہیں ۔ ان کے علاوہ بعض مفسرین کرام نے بھی جہاں جہاں قرآن میں حیوانات کا بیان آیا ہے، اس پر مفید بحثیں کی ہیں۔

یورپ کا شغف | یورپ بھی جب سے اس نے ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے، اس علم کی تحقیق و تدقیق اور تجربات و مشاہدات میں برابر منہمک اور مشغول ہے، اور اس علم میں نہایت حیرت انگیز ترقیاں کی ہیں جو آج کسی پر پوشیدہ نہیں۔

قرآن کا نظریہ | بہرحال قرآن پاک کا نقطۂ نظر ان سب سے الگ ہے، وہ ہدایت کی کتاب ہے اسلئے اس میں جو کچھ ہے وہ صرف ہدایت ہی کیلئے ہے۔ اس بنا پر قرآنِ حکیم نے علم الحیوان کا جس طرح تذکرہ کیا ہے، اور ان کے فوائد و منافع کو جس طرح بیان فرمایا ہے۔ پھر ان سے عبرت پکڑنے کی جس طرح تاکید کی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام آیتوں کو یکجا کر کے ان پر نظر ڈالی جائے۔ اور آثارِ قدرت کا جو ثبوت اُن سے بہم پہنچتا ہے اس کی تشریح کی جائے

قرآن کے مخاطبِ اوّل چونکہ عرب کے سیدھے سادے لوگ تھے، جو منطقی اور فلسفی دلائل و براہین کے عادی نہیں تھے اس لئے اس نے نہایت ہی سادگی سے حیوانات کے ان فوائد کو بتایا جو ان کی روزمرہ کی زندگی میں صبح و شام ان کے مشاہدے اور تجربے میں آیا کرتے تھے اور جن سے وہ خود اپنی ضروریات کی تکمیل کرتے تھے۔ تاکہ ان کو دیکھ اور سن کر وہ عبرت حاصل کریں۔ اور خالقِ کل کی یکتائی کے معترف اور اس کی عظمت و جبروت کے قائل ہوں۔

گوشت اور دودھ دینے والے جانور | انسان کے لئے خوراک ایک نہایت اہم اور زندگی کے لئے ایک جزءِ لاینفک شئ ہے چونکہ حیوانات کے گوشت اور دودھ سے بھی یہ چیز حاصل ہوتی تھی اور ان کا عظیم الشان

فوائد میں اس کو ایک اہم درجہ حاصل تھا۔اس لئے قرآنِ حکیم نے اور فوائد کے ساتھ ہی ساتھ اس بڑے فائدے کی بھی تصریح کردی۔اور بتایا کہ یہ جانور تمہارے ہی لئے ہیں تاکہ تم ان پر سوار ہو، ان کو کھاؤ اور دوسری ضروریات بھی پوری کرو۔

الذی جعل لکم الانعام لترکبوا منہا ومنہا تاکلون، ولکم فیہا منافع ولتبلغوا علیہا حاجۃ فی صدورکم وعلیہا وعلی الفلک تحملون ۰ ویریکم ایاتہ فای ایٰت اللہ تنکرون ۰ (سورہ مومن ۸۶)

جس نے بنایا تمہارے لئے چوپایوں کو تاکہ تم ان میں بعض پر سوار ہو اور بعض کو کھاؤ بھی اور ان میں تمہارے لئے دیگر منافع بھی ہیں اور ان پر تمہارا جہاں جی میں آتا ہے سوار ہو کر پہنچ جاتے ہو اور اسکے ساتھ کشتی پر بھی سوار ہوتے ہو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے پس کس کس نشانی کا تم انکار کروگے۔

قرآنِ حکیم نے دودھ دینے والے جانوروں کا بھی تذکرہ کیا اور ان کو باعث عبرت وبصیرت قرار دیا۔

وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین۔ (نحل)

اور بیشک چوپایوں میں تمہارے لئے جائے عبرت ہے، پلاتے ہیں ہم تم کو جو کچھ کہ ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون میں سے صاف ستھرا دودھ پینے والوں کیلئے۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے "اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں عبرت کا مقام ہے اور ہم تم کو دودھ پلاتے ہیں ان کے پیٹ میں سے اور ان میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے منافع ہیں اور ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو" (سورہ مومن ۳۶)

یہاں قابلِ غور یہ ہے کہ دودھ کی کیفیت اور حقیقت کو معلوم کریں اور یہ بھی معلوم کریں کہ اس سے کیا کیا فوائد اور منافع ہیں۔اور اس میں کونسی ایسی چیز ہے جس کی بنا پر قرآنِ حکیم نے اس کو ایک امتیازی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور عبرت لینے والوں کو عبرت دلائی ہے۔

حافظ ابن قیمؒ المتوفی ۷۵۱ھ اپنی مشہور کتاب مفتاح السعادۃ میں دودھ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"دیکھو کیسے غذا منہ سے ان کے معدے کی طرف آتی ہے پھر ان میں سے بعض تو خدا کے حکم سے خون ہوجاتی ہے جو سرایت کرتی ہے ان کے اعضا میں گوشت میں، بالوں میں اور رگوں میں اور جب رگیں اسکو مجاری کی طرف پہنچاتی ہیں تو اس سے بدن کے عضو اور پٹھے تیار ہوتے ہیں . . . .
پھر کچھ خون باقی رہ جاتا ہے جسکو حیوان کے قوام نے پگھلا دیا تھا، اور غذا کا بقیہ حصہ نیچے چلا جاتا ہے جو گوبر ہو جاتا ہے اور پھر کچھ بچی ہوئی غذا صاف، ستھرا، چنا پینے والوں کیلئے دودھ کی شکل اختیار کرلیتی ہے" [1]

اُون صوف اور چمڑے والے جانور

قرآن نے اُون، صوف اور چمڑہ دینے والے جانوروں کا بھی تذکرہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انکے بالوں اور ان کے اُون سے طرح طرح کے سامان تیار کئے جاتے ہیں اور ان کی کھالیں تمہاری بہت سی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔

واللّٰہ جعل لکم من بیوتکم سکنا وجعل	اور اللہ نے تمہارے لئے گھروں کو ٹھکانا بنایا اور چوپایوں کی
من جلود الانعام بیوتا تستخفونها یوم	کھالوں سے تمہارے خیمہ (وغیرہ) بنائے کہ جن کو تم اپنے سفر و
ظعنکم ویوم اقامتکم ومن اصوافها و	حضر میں ہلکا پاتے ہو اور ان کے اُون اور بالوں سے تمہارے
اوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین	لئے بہت سی چیزیں بنائیں۔ (نحل ۸۰)

سواری کے جانور

سواری بھی انسانوں کی تکمیلِ ضروریات کے لئے ایک لابدی شے ہے۔ حیوانات چونکہ نقل و حمل کی ضروریات کو بخوبی پورا کرتے تھے اور یہ چیز ان کے فوائد اور منافع میں ایک خاص درجہ رکھتی تھی اس لئے اس کی بھی تصریح کی گئی، اور بتایا گیا ہے کہ خدا کی نعمت کی یاد دہانی کا یہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہے

وجعل لکم من الفلک والانعام ما	اور بنائی تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواری
ترکبون لتستووا علی ظهوره ثم تذکروا	تاکہ جب تم ان پر سوار ہو تو اپنے رب کی نعمتوں کو یاد کرو
نعمة ربکم اذا استویتم علیه وتقولوا	اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسکو مسخر کیا

[1] مفتاح السعادۃ ج ا ص ۲۶۰

سُبحانَ الذی سخّرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین حالانکہ ہم اس کے لائق نہیں تھے۔ (زخرف ۱۶)

ایک دوسرے موقع پر بیان ہوتا ہے، اس میں جانوروں کو باعث زینت بھی بتایا گیا ہے

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا و اور گھوڑے خچر اور گدھوں کو سواری کیلئے پیدا کیا اور زینت

زینۃ ویخلق ما لا تعلمون ۰ (نحل ۱۶) کیلئے، اور پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے ہو۔

آیت بالا سے احناف نے یہ استدلال کیا ہے کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے کیونکہ اس جگہ اس کے عظیم منافع سے صرف سواری اور زینت ہی کو بتایا گیا ہے اور اگر اس کا گوشت حلال ہوتا تو یقیناً اس کا بھی تذکرہ ہوتا کہ یہ زیادہ اہم تھا۔ [۱]

اس آیت کی تفسیر میں حضرت امام رازیؒ نے ایک اور بھی نکتہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کہ ما لا تعلمون سے حیوانات کے جملہ اقسام، ان کے خواص، ان کے فوائد اور ان کے منافع مراد ہیں۔ نیز ان کے ان عجائبات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر انسان ان میں غور و فکر کرے تو بیشمار کتابیں تصنیف ہو جائیں کیونکہ یہ فوائد جو مذکور ہوئے ہیں سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ [۲]

حیوانی فوائد کی جامعیت حیوان انسان کے خدمت گذار ہیں۔ اور انسان ان کے مالک، وہ بہر صورت ان کے مطیع اور فرمانبردار ہیں، چاہے وہ ان پر سواری کریں یا کھائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی زبردست نعمت ہے چنانچہ اس سلسلہ میں تفکر و تدبر اور پھر پیدا کرنے والے کا شکریہ ادا کرنے کی خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے۔

اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے

انعاما فھم لھا مالکون وذللناھا چوپایوں کو ان کیلئے پیدا کیا تو وہ ان کے مالک ہیں اور

لھم فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون۔ و ہم نے ان کو ان کا مطیع اور فرمانبردار بنایا، پس بعض پر

لھم فیھا منافع ومشارب افلا وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں، اس کے علاوہ

---

[۱] تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۲۳۱ ۔ [۲] ایضاً ج ۵ ص ۲۳۴

یشکرون ۔ (یٰسین ۶۔۴۲)   بھی ان میں منافع ومشارب ہیں کیا وہ اب بھی شکر نکریں گے

یہ آیت درحقیقت ان آیتوں میں سے ہے جن کو اس موضوع کی جامع آیات کہنا چاہیے۔

علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب مفتاح السعادۃ میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اور دیکھیے منافع ومشارب کا اجمالی نقشہ کس خوبی سے کھینچتے ہیں۔

ان حیوانات کو دیکھو ان کے ان منافع کے ساتھ کہ جن کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں گن سکتا ہے منجملہ ان کے کھانا ہے پینا ہے لباس اور اسباب ہیں، آلات اور ظروف ہیں، سواری ہے کھیتی باڑی ہے حسن وجمال ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں۔"[1]

جاحظ بصری المتوفی ۲۵۵ھ ان کی اطاعت اور ان کی فرمانبرداری کے متعلق لکھتا ہے۔

"حیوانات اگرچہ ظاہری اور باطنی حواس رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود عقل سے محروم ہیں، اور اس میں سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ اگر وہ عقل رکھتے ہوتے تو انسان کے مطیع نہ ہوتے، پھر درندوں سے جان بچانا ناممکنات سے ہو جاتا۔ اسلئے ان میں عقل نہ ہونا بھی ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔"

اسی طرح کتاب الحیوان میں ہے۔

"قادر مطلق کی عجائب قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے بہت ہی بڑے بڑے اجسام اور بہت ہی زیادہ طاقت رکھنے والے جانوروں کو انسان جو قد وقامت اور قوت میں بہت کم ہے ایسا مطیع کر دیا ہے کہ ایک بچہ بھی ان کو جہاں چاہتا ہے لیجاتا ہے اور جو جی میں آتا ہے کرتا ہے۔ . . . ."

"اور یہ چیز اور بھی حیرت انگیز ہے کہ اس نے بڑے جسم والوں کو بلا کسی زحمت کے مطیع کیا اور جسقدر جانور چھوٹا ہوتا ہے اسیقدر اس کے مطیع کرنے میں زحمت برداشت کرنی ہوتی ہے۔ . . کیا تم طوطے کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو پنجروں میں بند کیا جاتا ہے، پھر بکری وغیرہ کو رسی لگائی جاتی ہے، گھوڑا

---

[1] مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۲۴۵ ۔ [2] کتاب الدلائل والاعتبار ص ۲۶ و ۲۸ ۔

اس سے بڑا گھوڑا اس کے لگام لگائی جاتی ہے، اونٹ اس سے بڑا اس کو صرف نکیل ہی سے مطیع کیا جاتا ہے اور ہاتھی سب سے بڑا اور سب سے قوت والا ہے اسکو ایسے ہی چھوڑ دیا جاتا ہے جو انسان کے صرف ادنیٰ اشارے پر چلتا ہے اور طاعت قبول کرتا ہے۔ [1]

والانعام خلقها لکم فیها دفء و	اور چوپایوں کو تمہارے لئے پیدا کیا، اس میں تمہارے لئے بہت
منافع ومنها تاکلون ولکم فیها جمال	سے فوائد اور منافع ہیں۔ اور اس میں تمہارے لئے حسن و جمال
حین تریحون وحین تسرحون [2]	ہے جبکہ تم واپس لاتے ہو اور چرانے لے جاتے ہو۔

"دفء و منافع" کی تفسیر میں مفسرین نے فرمایا کہ دفء سے عارضی فوائد مراد ہیں جیسے اون، چمڑا، اور ہڈی وغیرہ اور منافع سے دائمی فوائد مراد ہیں جیسے بقاء نسل وغیرہ۔

نیز اس جگہ یہ بات بھی خاص طور سے قابل غور ہے کہ آیت مذکور میں جانوروں کی واپسی کو پہلے ذکر کیا اور لے جانے کو بعد میں اس کا سبب مصنف تفسیر کبیر یوں فرماتے ہیں۔

قلنا لان الجمال فی الاراحۃ اکثر لانھا تقبل	جمال واپسی میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ جانور اسوقت آسودہ
ملای البطون حافلۃ الضروع ثم	ہوکر آتے ہیں ان کے دودھ بھرے ہوئے ہیں پھر اپنے ٹھکانوں
اجتمعت فی الحظائر حاضرۃ لاھلھا [3]	پر ایک ساتھ ہی جمع ہو جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ الخ

جانوروں کو کھلاؤ اور موٹا تازہ کرو، اس میں بھی اہلِ بصیرت اور اصحابِ عقل کیلئے نشانیاں ہیں۔

وکلوا وارعوا انعامکم اِنَّ فی ذٰلک	اور کھاؤ اور کھلاؤ اپنے جانوروں کو بیشک اس میں بھی نشانیاں
لاٰیاتٍ لِاُولی النھیٰ۔ [4]	ہیں عقلمندوں کے لئے۔

(باقی آئندہ)

---

[1] کتاب الحیوان للجاحظ۔ [2] سورہ نحل رکوع ۱۔ [3] تفسیر کبیر ص ۲۲۹ ج ۵ مطبوعہ مصر۔ [4] سورہ طٰہٰ رکوع ۲